حیات قائد کے مذہبی و روحانی پہلو پر منفرد کتاب
رحمۃ اللہ علیہ
قائدِ اعظم کا مسلک
تحریر و تحقیق
سید صابر حسین بخاری
بزمِ رضویہ لاہور
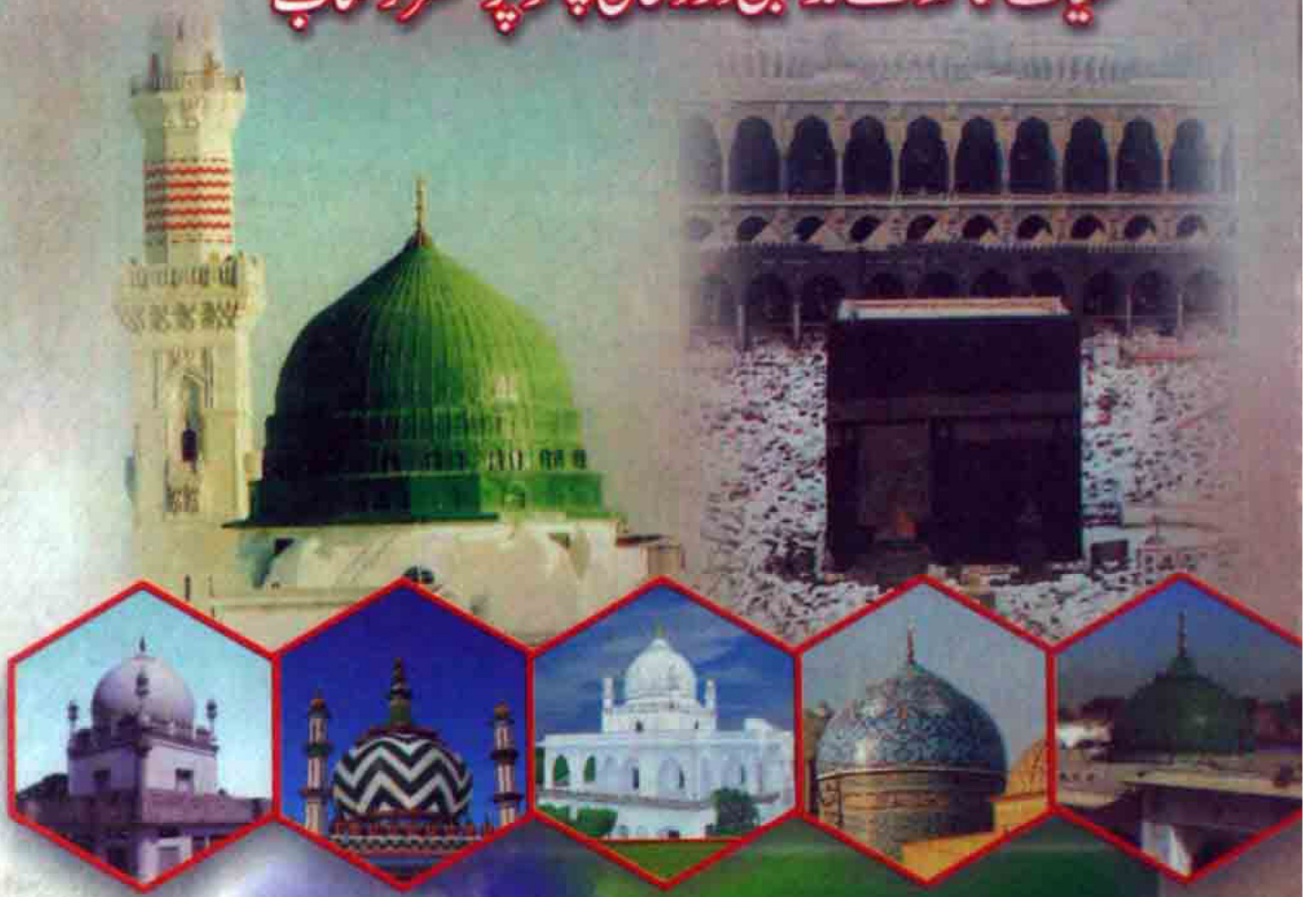
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (القرآن، النور آیت ۱۹)

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے انکے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں

تحریر و تحقیق:

سید صابر حسین شاہ بخاری

بزمِ رضویہ رجسٹرڈ۔ لاہور

بسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اسلامی سلسلہ اشاعت نمبر ۴۳

کتاب : "قائد اعظم (علیہ الرحمۃ) کا مسلک ؟"

مصنف : سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی

موضوع : سیرت قائد اعظم کے ایمان افروز پہلو کی دل آویز تحقیق

پروف ریڈنگ : محمد رفیق شیخ حنفی قادری، ایم اے (معاشیات)

اشاعت حاضرہ : کتابی صورت مع ترامیم و توضیحات (بزم رضویہ، لاہور)

بار اول : ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ / ۲۵ دسمبر ۱۹۹۹ء

ضخامت : صفحات

تعداد : ایک ہزار (۱۰۰۰)

ہدیہ : روپے

ناظم اعلیٰ محمد سلیم حنفی قادری رضوی جلالی

ملنے کا پتہ: ... رضویہ (رجسٹرڈ) ۱۴/۳۷، داتا نگر بادامی باغ، لاہور
پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۰۰۰

☆ مسلم کتابوی' دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ' لاہور

☆ فیضان طیبہ لائبریری' نزد نورانی مسجد' عقب ایم بلاک' وحدت کالونی' لاہور ۵۴۶۰۰

"قائداعظم علیہ الرحمتہ نے 1944ء میں موہن داس کرم چند گاندھی کو ایک مفصل خط میں بھی لکھا کہ:

"ہماری تہذیب جدا ہے، تمدن جدا ہے، ثقافت جدا ہے، روایات جدا ہیں۔ دین جدا ہے۔ قانون جدا ہے۔ کیلنڈر جدا ہے۔ بہادروں کا تذکرہ جدا ہے، ہماری اقدار حیات جدا ہیں، ہمارا نظریہ حیات جدا ہے۔ ہم قائم بالذات قوم ہیں۔ حلال و حرام میں ہمارے اصول جدا ہیں۔ ہم (ہندوؤں کے ساتھ) مل کر کھانا نہیں کھاتے اور نہ ہی باہم معاشرتی ازدواجی تعلقات قائم کرتے ہیں۔ ہم برصغیر میں ایک ایسا علیحدہ ملک چاہتے ہیں جس میں اپنے اسلامی نظریہ حیات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔"

1945ء میں پشاور میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں الحمدللہ میں بھی موجود تھا اور میری تقریر بھی ہوئی تھی۔ کانفرنس میں ایک شخص نے قائداعظم علیہ الرحمتہ سے پوچھا کہ "پاکستان میں آپ کا قانون کیا ہوگا"؟ تو آپ نے جواب دیا:

"تم نے قرآن حکیم نہیں پڑھا؟ ہمارا قانون قرآن حکیم ہوگا۔"

قائداعظم علیہ الرحمتہ نے پیر صاحب مانکی شریف اور خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کو خطوط لکھے اور اعلان کیا کہ:

"میں پاکستان کا مطالبہ اس لیے کر رہا ہوں کہ اس میں نظام مصطفےٰ ﷺ نافذ کیا جائے"

11 اگست 1947ء کو آئین ساز اسمبلی میں قائداعظم علیہ الرحمتہ نے فرمایا:

"وہ وقت آجائے گا جب ہندو ہندو نہیں رہے گا، مسلمان مسلمان نہیں رہے گا۔ ہاں مذہبی اعتبار سے الگ ہوں گے مگر سیاسی اعتبار سے بنیادی حقوق کی رو سے وہ علیحدہ نہیں ہوں گے۔"

اب تحریک پاکستان کے مخالفین و منافقین اس تقریر کو سامنے رکھ کر کہہ رہے ہیں کہ "قائد اعظم نے اپنا نظریہ ترک کر دیا تھا اور سیکولر یعنی لا دین بن گئے تھے۔۔۔" یہ تقریر اس وقت ہوئی جب ہندو مسلم فسادات ہو رہے تھے۔ اس خاص پس منظر میں پاکستان کے اندر رہنے والی ہندو اور دوسری اقلیتوں میں احساس عدم تحفظ پیدا ہو چکا تھا جسے ختم کرنے کے لیے آپ نے ان کے سیاسی و بنیادی حقوق پر زور دیا تھا۔

سیکولر ازم اختیار کر لینے کا یہ منفی پروپیگنڈہ اس لیے بھی غلط، بے بنیاد اور احمقانہ ہے کہ قائد اعظم علیہ الرحمتہ نے اپنی اس تقریر کے بعد کئی تقریروں میں بلکہ اپنی وفات سے کچھ پہلے کراچی بار ایسوسی ایشن کے خطاب اور سٹیٹ بنک کے افتتاح میں اپنے نظریہ حیات یعنی نفاذ شریعت اور اسلامی معیشت کے بارے میں اپنے نظریات کا اعادہ کیا۔

کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کے موقع پر وکلاء نے آپ سے سوال کیا کہ "پاکستان میں آپ کا آئین اور قانون کیا ہو گا؟۔۔" انہوں نے فرمایا کہ:

"میں کون ہوں آئین اور قانون دینے والا۔۔۔ آج سے تیرہ سو سال قبل نبی پاک ﷺ آئین اور قانون دے گئے ہیں اور آپ ﷺ کی شریعت نہ پرانی ہوئی ہے نہ باسی بلکہ یہ اسی طرح تر و تازہ ہے جیسا کہ حضور ﷺ کے دور اقدس میں تھی۔۔۔ میں اسی شریعت کے نفاذ، تعلیمات اور ترویج کے لیے کھڑا ہوں"

سٹیٹ بنک کی افتتاحی تقریب میں فرمایا تھا:

"فرنگی تصور معیشت، انسانیت کے لیے تباہ کن ہے اور اسی تصور معیشت نے انسانیت کو دو عالمگیر جنگوں کے فتنہ و فساد کا شکار بنایا۔۔۔ میرے